

میں ان کے پاس بیٹھنے اور دیدار سے لذت اندوز ہونے کا موقع ملتا رہے گا۔  
 شعر میں مقصود کیرے کے ذریعے سے تصویر لینا نہیں، بلکہ وہ تصویر مراد  
 ہے، جس میں صاحب تصویر سامنے بیٹھ کر معذور سے تصویر اترواتا ہے اعداس  
 کی تکمیل میں کئی کئی دن صرف ہو جاتے ہیں۔

۵۔ شرح : شراب پینے سے کس روسیاء کا مقصد ہے کہ نشاط و شادانی  
 حاصل ہو؟ حاشا و کلا۔ میرا مقصد تو صرف اتنا ہے کہ دن رات ایک طرح کی بخودی  
 طاری رہے۔

کمال یہ ہے کہ عیش و نشاط کی خاطر شراب پینے کو روسیاء ہی قرار دے دیا۔  
 بعض اصحاب کہتے ہیں کہ میرزا کا یہ شعر عمر خیام کی مندرجہ ذیل رباعی سے  
 ماخوذ ہے۔

مے خوردن من نہ از برائے طرب است      نے بہر فساد دین و ترک ادب است  
 خواہم کہ نہ بخودی بر آرم نفی      مے خوردن و مست بودم زین سب است  
 یعنی میں جو شراب پیتا ہوں تو اس لیے نہیں کہ خوشی حاصل ہو، اس لیے بھی  
 نہیں کہ دین برباد ہو اور ادب کا رشتہ ہاتھ سے چھوٹ جائے۔ صرف یہ چاہتا ہوں  
 کہ بخودی کی حالت میں ایک سالن لوں۔ میرے شراب پینے اور مست رہنے کا سبب  
 یہ ہے۔

بلاشبہ خیام نے دوسرے بعض امور کے علاوہ عیش و طرب کی بھی نفی کی اور  
 بخودی کا لفظ بھی استعمال کیا، لیکن مرزا کا پورا مضمون اس سے الگ ہے انھوں  
 نے صرف نشاط کی نفی کی اور عام شراب نوشوں کے سامنے صرف یہی مقصد ہوتا  
 ہے۔ ایک ہی مصرع میں نہ محض نشاط کی نفی کی، بلکہ یہ مقصد پیش نظر رکھنے کو  
 روسیاء ہی قرار دے دیا، گویا نفی آخری حد پر پہنچا دی۔ پھر یہ نہیں کہا کہ ایک دو  
 سالن حالت بخودی میں لے لوں، بلکہ مزایا : دن رات ایک طرح کی بخودی چاہیے۔  
 نشاط کی نفی کے بعد کسی دوسری غرض کی طرف اشارہ تک نہ کیا اور یہ معاملہ